









## مومن کی حرمت، یہود و نصاریٰ کی سازشیں اور عصر حاضر کے تقاضے

محمد ریاض بھٹی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا حرام ہیں، پھر فرمایا کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون (جان) مال اور عزت و آبرو (ایک دوسرے پر) ایسی طرح حرام کر دیئے ہیں، جس طرح تمہارے لئے آج کا دن تمہارے اس شہر میں اس مہینہ میں حرمت کا ہے، حج، بخاری، جلد سوم، حدیث 1001،

سیدنا ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جب دو مسلمان ٹکرائے اور ایک باہم لڑیں تو قاتل و مقتول دونوں ہی ہیں" میں نے کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو قاتل تھا، مقتول کا کیا قصور؟" فرمایا "اس لیے کہ وہ اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا" (بخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ و سن ارجاھا) یعنی مومن کا قتل اس قدر ناپسندیدہ فعل ہے کہ اگر وہ ہر ہی جنمی کہ مرگ جانی ہے چاہے قتل کا ارادہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچے اور قاتل کا خواہاں شخص خود ہی اپنی ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے کہ "سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن قاتل کی پیشانی کے دریاں آدھیوں پر اللہ (قیامت کے دن) سب سے زیادہ غضب ناک ہوگا (1) حرم میں الحاد کرنے والا، (۲) مسلمانوں میں طریقت جالیبت کا تلاشگر (۳) باقی کسی کا خون بہانے کا طالب" (بخاری، کتاب الدیات، باب من طلب دم امری بغیر حق) اسی طرح ایک روایت میں بتایا جا رہا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول نہیں ہوتی، سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن قاتل کی پیشانی کے بال اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کے گلے کی رگوں سے خون بہرہا ہوگا اور اللہ سے فریاد کرے گا کہ میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا یہاں تک کہ عرض کے قریب لے جائے گا، رادوی اپنا ہے کہ لوگوں نے ان عباسؓ کے سامنے تو یہ کیا ذکر کیا انہوں نے سورہ النساء کی آیت 93 پر اجماع کیا کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور نہ ہی بدلتی، پھر اس کی توبہ کبھی ہوتی ہے؟ (ترمذی، ابواب القبر) سواں سے اندازہ لیا جاسکتا ہے کہ ایک مومن کا جان بوجھ کر قتل کرنا کتنا بڑا اور سنگین جرم ہے اور اس کا انجام کس قدر ہولناک ہے، کرایہ شخص کو ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنا پڑے گا۔

دنوں اسلام میں واضح کیا گیا ہے کہ ایک مومن کا قتل اللہ پاک کی مخلوق و تخلیق ہے، اللہ تعالیٰ وہ عالم و خالق مخلیق ہے کہ جس کے ملک و ذوال نہیں اور اس ذات پاک نے اس کا رخا نہ نکات میں ایک ذرہ بھی بے مقصد تخلیق نہیں کیا، زمین و آسمان کی وسعت پر غور کیا جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ اس اہمیت سے، اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات کے درجہ پر فائز کرتے ہوئے واضح کیا کہ زمین و آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ بھی موجود ہے وہ انسان کے لئے ہی ہے، اسلام کی آفاقی تعلیمات کے ذریعے جانوروں اور چند پرندے کے بھی حقوق واضح کر دیئے ہیں تاکہ کوئی اہم باقی نہ رہے، تو وہ رب العزت جس نے ہر چیز کے حقوق واضح کر کے اس نے ابن آدم کے درجات کا تعین کرتے ہوئے مومن کو دیگر طبقات بنی نوع انسان پر فوقیت دی، انسانی جان کی اہمیت کو اور زیادہ انداز میں واضح کیا گیا اور مومن کی عزت و حرمت کو ایک الگ الگ نیا انداز میں نمایاں مقام پر سرفراز کیا گیا، اس کے بعد یہ بھی وضاحت ہوئی کہ لوئی مومن دوسرے مومن کو ضرر نہ پہنچائے، اس حوالہ سے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "کسی مومن کا یہ کہ نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے" سورہ النساء، آیت 92، اس آیت مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ کسی مسلمان کو لائن نہیں کر کسی حال میں اپنے مسلمان بھائی کا خون ناسق کرے، اس حوالہ سے ایک روایت ہے کہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی واحد حدیث اور رسول کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت دیتا ہو اس کا خون بہانا حلال نہیں، صرف تین حالتوں میں اس کی اجازت دی گئی جن میں سے ایک تو یہ کہ اس نے کسی کو قتل کر لیا ہو، دوسرے شادی شدہ ہو کر زنا کیا ہو، تیسرے دین اسلام کو چھوڑ دینے والا جماعت سے علیحدہ ہونے والا ہو، پھر یہ بھی یاد رہے کہ جب ان تینوں کاموں میں سے کوئی کام کسی سے واضح ہو جائے تو رعایا میں سے کسی کو اس کے قتل کا اختیار نہیں دیتا امام یاقانام کو عہدہ قضا کا حق ہے اور اس کے بعد استثناء کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر مخلوق کی بھلائی کا درس دیا، نیکی اور بدمی کا شعور عطا کر کے انسان کو جہاں اختیار دیا گیا وہیں سزا اور جزاء سے بھی آگاہی عنایت کر دی، جبکہ زندگی اور موت کا اختیار اپنے پاس رکھتے ہوئے بتایا گیا کہ انسانی جان خود اس انسان کے پاس اللہ پاک کی امانت ہے اور اس کی حفاظت، بیماری کی صورت میں علاج اس پر فرض ہے اور اس حوالہ سے کسی کوتاہی کی اجازت نہیں دی گئی، اپنی جان کو نقصان پہنچانے، خودکشی کرنے والے کے لئے واضح احکامات موجود ہیں کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سخت گناہ نہیں، بلا شحمت اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے، عام طور پر صحت کو دولت بھی کہا جاتا ہے لیکن صحت دولت سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ یہ دولت سے صحت حاصل نہیں جو انسان صحت سے محروم ہے وہ زندگی کی ہر نعمت سے محروم ہے، صحت کی عدم موجودگی میں دولت، عزت، شہرت، حکومت، غرضیکہ ہر چیز انسان کے لئے بے کار اور بے فائدہ ہے۔ عصر حاضر کے اس مغرب زدہ معاشرہ میں یہود و نصاریٰ سازشوں کا شکار ہو کر جہاں ہم دیگر شعبوں میں دیوالیہ پن کا شکار ہیں وہیں پرہیزگاری کے اصولوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ دودھ انسانی جسم کی بہتر نشوونما کیلئے جادویی حیثیت کا حامل مشروب ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ

## لیاقت وزائجِ خیر میں آنی ایلیم کالج

اسلامی تعلیمات کا غیر بھی فراموش کر بیٹھے ہیں، آج ہم خود ہی دوسرے مسلمان کو بدعتی و فتنہ فتنہ نظر آتے ہیں جب کہ اسلام میں کسی کی عیب جوئی سے منع کیا گیا ہے، اس باب میں ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے "حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا اسے لوگوں کے وہ گروہ جو صرف زبانوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمان کو ایسے نہ دلوں میں عار نہ دلاؤ اور ان میں شیوہ مت تلاش کرو، کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتا اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرتا ہے وہ ذلیل ہو جائے گا، اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو، پھر رادوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمرؓ بیت اللہ پر نظر ڈالی اور فرمایا تمہاری حرمت بھی تقسیم تمہاری حرمت بھی تقسیم اللہ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے" جامع ترمذی، جلد اول، حدیث 2121، واضح رہے کہ اسحاق بن ابراہیم سرقندی نے اسے حسین بن واقد روایت سے، پھر ابو بزرہ اسلمی بھی نبی اکرم ﷺ سے ایسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں، غور فرمائیے کہ یہاں مومن کی حرمت کو بیت اللہ کے معاملہ میں بلکہ اس سے بڑھ کر قرار دیا گیا ہے جب کہ ہم غیر مسلموں کی سازشوں کا کردار بن کر اپنے سوا ہر ایک کو بڑے آرام سے کافر قرار دے دیتے ہیں، جب کہ شرعی طور پر ہمیں اس کا اختیار ہی نہیں، کسی گھم کو کو کافر قرار دینا علماء و فقہاء کا فرض وقت کا اختیار ہے، اس وقت اللہ پاک کی کرم تواریح سے ماہ صیام ہم پر سایہ چھن ہے، ان بابرکت لمحات میں ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآن و سنت سے تعلق بھجوائے جانے کا مقصد ہمیں ورنہ سب کچھ بے مصرف اور بے فائدہ ہے۔

## ملک عبادخان

کہا جاتا ہے کہ کھوار سے لگا رخم بھر جاتا ہے مگر زبان کے حملہ سے کھال ہونے والا دم بھی منہل نہیں ہوتا، اسلام میں زبان کی حفاظت، سوچ سمجھ کر اسلام بولنے کی تلقین کی گئی ہے بلکہ اس حوالہ سے یہاں تک روایات ہیں کہ خوشگوی کو عبادت سے عبادت کیا گیا ہے تاکہ کسی مسلمان کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کسی دوسرے شخص کی دل آزاری کا سبب نہ بنیں اور اس کے علاوہ یہ بھی شدہ امر ہے کہ جب بھی کوئی ضروری بات نہیں کہنے تو اس شخص کی زبان درازی میں عموماً خش و لغو نہیں در آتی ہیں، ایک روایت کے مطابق اللہ پاک بھی غیر ضروری باتیں نہ کہنے نہیں فرماتے، ایسے ہی ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی اس سے ممانعت کی تلقین فرماتے ہیں، "حضرت سروقؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے تو بدزبان تھے اور نہ ہی بدزبان کہتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں" صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث 1532، اس کے علاوہ متعدد احادیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان وہ ہے کہ جو اپنے ہاتھ اور زبان کی حفاظت کرنے، اس سلسلہ میں ایک حدیث پاک میں منقول ہے "حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے جس کی

دودھ کو اپنی خوراک کا اہم جز سمجھتے ہیں اور روزانہ اس کا استعمال کرتے ہیں، دودھ پینے سے انسان کی جہاں صحت اچھی ہوتی ہے وہیں پر اس کی جلد تر و تازہ اور خوبصورت بنتی ہے، اسی طرح دودھ انسانی جسم میں کلسرول کی مقدار کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، علاوہ ازیں دودھ کے استعمال سے بلڈ پریشر کو بھی کنٹرول کرنے

پینے سے جہاں دماغن اسی کی مقدار بڑھتی ہے وہیں پر انسان کی بیانی محفوظ رہتی ہے اور نیند بھی اچھی طرح انجوائے کی جا سکتی ہے۔ میڈیکل سائنس نے دودھ پر ریسرچ کے بعد جو حیرت انگیز اکتشافات کئے ہیں اس کے مطابق دودھ جسم میں موجود جراثیم کو ختم کرنے میں بھی معاون

طرف سے بہاغت کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، دودھ ایک مکمل غذا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ بہت ہی زیادہ پسند فرماتے تھے، روایت ہے کہ شہب معراج کو جب اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم سے فرشتے نے آپ کو دودھ اور شراب پیش کیا تو آپ ﷺ نے شراب کی بجائے دودھ کو پسند فرمایا تو فرشتے نے کہا کہ "آپ ﷺ نے فطرت سلیم کو سلا دیتا ہے۔

## مغربی مشروبات، دودھ، اسلام اور میڈیکل سائنس

مغرب کی امدنی تقلید آج ہمیں تباہی کے دھانے پر لے آئی ہے، کا ش آج کے اس پر آشوب دور میں مسلمان مغربی فٹنیشن کیلئے کئی کئی غیر مفید اور صحت کیلئے نقصان دہ مشروبات کو ختم کر کے دودھ جیسی مفید فائدہ خود بھی استعمال کریں اور دودھ سے ہی مہمانوں کی تواضع کو اپنا شعار بنا لیں، اس طرح ہم دینی فوائد کیساتھ ساتھ ہی مہمانوں کو بھی عمل پیرا ہو سکتے ہیں، ایک حدیث مبارکہ میں سیدنا عبد الرحمن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "تم تین چیزیں کھو، جنہی اور دودھ اور کوئی آپ کو دے تو وہیں نہ گئی" (ترمذی 1212) اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ہر معاملہ میں مغرب کی بجائے اسلام کی تعلیمات اور احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

پیاروں اور دانتوں کی مٹیوں میں گھونپتی ہے، دودھ کو روزمرہ کی خوراک میں شامل کرنے والوں کے جسم میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے خاص طور پر بچہ پھرنے میں دودھ کا استعمال اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ دودھ میں دیگر شعبوں میں دیوالیہ پن کا شکار ہیں وہیں پرہیزگاری کے اصولوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ دودھ انسانی جسم کی بہتر نشوونما کیلئے جادویی حیثیت کا حامل مشروب ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ

پیاروں اور دانتوں کی مٹیوں میں گھونپتی ہے، دودھ کو روزمرہ کی خوراک میں شامل کرنے والوں کے جسم میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے خاص طور پر بچہ پھرنے میں دودھ کا استعمال اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ دودھ میں دیگر شعبوں میں دیوالیہ پن کا شکار ہیں وہیں پرہیزگاری کے اصولوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ دودھ انسانی جسم کی بہتر نشوونما کیلئے جادویی حیثیت کا حامل مشروب ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ

پیاروں اور دانتوں کی مٹیوں میں گھونپتی ہے، دودھ کو روزمرہ کی خوراک میں شامل کرنے والوں کے جسم میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے خاص طور پر بچہ پھرنے میں دودھ کا استعمال اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ دودھ میں دیگر شعبوں میں دیوالیہ پن کا شکار ہیں وہیں پرہیزگاری کے اصولوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ دودھ انسانی جسم کی بہتر نشوونما کیلئے جادویی حیثیت کا حامل مشروب ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ

## غیبت گناہ کبیرہ

گناہ ہے، "مشکوٰۃ شریف، جلد نمبر چہارم، حدیث نمبر 766، اس حدیث میں غیبت کے حوالہ سے بہت زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا کہ اگر کسی شخص میں کوئی برائی موجود ہے تو اس کی پیٹھ پیچھے یا دوسروں کے سامنے اس برائی کے بیان سے عمل کرنا یا دوسروں کو ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ "غیبت گناہ کبیرہ ہے، اس حدیث میں فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ایک کوشک پشاب سے نہ جیتے گی جب سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے" سنن ابی داؤد، جلد نمبر 349، غیبت کرنے والا دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوتا ہے تو اس کی آخرت بھی خراب ہوتی ہے، اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ "حضرت اسحاقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت معراج کی رات اوپر بلایا تو عالم بالا میں میرا اگرچہ گڑبگڑا ایسے لوگوں پر ہوا جن کے تانہن لوگوں کو دیکھ کر میں نے انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے یعنی لوگوں کی غیبت کرتے ہیں یا ان کی عزت و آبرو کے پیچھے پڑے رہتے ہیں" مشکوٰۃ شریف، جلد نمبر 747، چہارم، حدیث نمبر 974، حضرت جبرائیلؓ کے ذمہ غیبت کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کی عزت و آبرو کے درپے رہنے ان کی برائی کرتے لوگوں کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں اور یہی ان کی سزا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسے ہی اپنے ہاتھوں سے لوٹنے میں لگے۔

ہیادوں اور دانتوں کی مٹیوں میں گھونپتی ہے، دودھ کو روزمرہ کی خوراک میں شامل کرنے والوں کے جسم میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے خاص طور پر بچہ پھرنے میں دودھ کا استعمال اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ دودھ میں دیگر شعبوں میں دیوالیہ پن کا شکار ہیں وہیں پرہیزگاری کے اصولوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ دودھ انسانی جسم کی بہتر نشوونما کیلئے جادویی حیثیت کا حامل مشروب ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ

## زبان کی حفاظت اور لغو گوئی کی ممانعت

بشارت دی گئی ہے، ایک حدیث پاک میں منقول ہے "سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دونوں جیزوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ناگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا خائن ہو تو میں اس کے لئے جہنم کا خائن ہوں" صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1421، اس کے علاوہ صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1195 میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے جس میں غلط بات کو زبان کا نافرمانی فرمایا ہے۔



کہا جس پہنا میں گے اور جس شخص نے شہرت و دنیا کا لالچ اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کیا یا کسی شخص کی وجہ سے دنیا کا لالچ اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے شہرت و دنیا کا لالچ اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کرے گا" سنن ابی داؤد، جلد نمبر سوم، حدیث نمبر 1476، یہ تو غیبت کرنے والے کے حال جہنم کا بیان ہے کہ غیبت کرنے والے پر تو قبر سے ہی عذاب کا

بشارت دی گئی ہے، ایک حدیث پاک میں منقول ہے "سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دونوں جیزوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ناگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا خائن ہو تو میں اس کے لئے جہنم کا خائن ہوں" صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1421، اس کے علاوہ صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1195 میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے جس میں غلط بات کو زبان کا نافرمانی فرمایا ہے۔

بشارت دی گئی ہے، ایک حدیث پاک میں منقول ہے "سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دونوں جیزوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ناگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا خائن ہو تو میں اس کے لئے جہنم کا خائن ہوں" صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1421، اس کے علاوہ صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1195 میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے جس میں غلط بات کو زبان کا نافرمانی فرمایا ہے۔



بشارت دی گئی ہے، ایک حدیث پاک میں منقول ہے "سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دونوں جیزوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ناگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا خائن ہو تو میں اس کے لئے جہنم کا خائن ہوں" صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1421، اس کے علاوہ صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1195 میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے جس میں غلط بات کو زبان کا نافرمانی فرمایا ہے۔

بشارت دی گئی ہے، ایک حدیث پاک میں منقول ہے "سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دونوں جیزوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ناگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا خائن ہو تو میں اس کے لئے جہنم کا خائن ہوں" صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1421، اس کے علاوہ صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1195 میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے جس میں غلط بات کو زبان کا نافرمانی فرمایا ہے۔

بشارت دی گئی ہے، ایک حدیث پاک میں منقول ہے "سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دونوں جیزوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ناگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا خائن ہو تو میں اس کے لئے جہنم کا خائن ہوں" صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1421، اس کے علاوہ صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1195 میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے جس میں غلط بات کو زبان کا نافرمانی فرمایا ہے۔





